سوال نمبر 3:

51 Mins
Umer Aziz
343
July 29, 2023

1۔ نبی کریم ﷺ بطور سفارت کار

1) تعارف:

آپ ﷺ دنیا کے سب سے عظیم سفارت کار تھے۔ آپ ﷺ نے سفارت کاری میں بہت زیادہ اصلاحات کیں۔ آپ ﷺ نے سفارت کاری کے قومی اور بین الاقوامی بادشاہوں اور قبیلوں کے سرداروں کو خطوط کے ذریعے اسلام کی تبلیغ اور دعوت دی۔ چند جگہوں پر آپ ﷺ بطور نفس نفیس تشریف لے گئے جیسے کے طائف والوں کے پاس خود تشریف لے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے دو بار شاہ حبشہ کے نجاشی پاس بھیجا جو آپ ﷺ کی سفارت کا ثبوت ہے۔ آپ ﷺ نے بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ کے ذریعے اسلام کو پھیلایا۔

مکہ کے بعد آپ ﷺ نے مدینہ میں بھی سفارت کاری کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ آپ ﷺ نے اوس اور خزرج کو انصار کی لڑی میں پرو دیا اور مہاجرین کے ساتھ بھائی بنا دیا۔ آپ ﷺ نے میثاق مدینہ کے ذریعے سے مدینہ میں امن کا قیام یقینی بنایا اور اسلامی ریاست قائم کی اور ساتھ ہی یہود کے ساتھ باہمی تعلقات کو فروغ دیا۔ آپ ﷺ نے صلح حدیبیہ کا معاہدہ کیا جو آپ ﷺ کی اعلیٰ سفارت کی مثال ہے۔ آپ ﷺ نے مختلف ملکوں کے بادشاہوں جن میں شاہ حبشہ، ایران کا کسریٰ اور روم کے قیصر شامل ہیں ان کو خطوط بھیجے اور اسلام کی دعوت، جن میں کچھ نے اسلام قبول کیا اور کچھ نے نہیں کیا۔ آپ ﷺ کے دور میں وفود کا سلسلہ شروع ہوا جو سفارت کاری کے مقام پر بہت بڑی کامیابی تھی۔ ذیل میں آپ ﷺ کی سفارت کاری کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

2. مکہ میں آپ ﷺ کی سفارت کاری:

مکہ میں آپ ﷺ نے بڑی خوبی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ سفارت کاری کی۔ ذیل میں آپ ﷺ کی مکہ میں سفارت کاری کی چند مثالیں بیان کی گئی ہیں:

(i) حلف الفضول:

حلف الفضول کا اہتمام مکہ میں چند قبیلوں یعنی بنو ہاشم، بنی نقیب، بنی اسد، بنی تیم کے سرداروں نے عبداللہ بن جدعان کے موقع پر کیا۔ اس موقع پر یہ طے کیا گیا کہ مکہ میں جو بھی آباد ہو چاہے مکہ کا ہو یا باہر کا، قبیلہ عرب والے ان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ اس موقع پر آپ ﷺ بھی موجود تھے۔ حلف الفضول کے بارے میں آپ ﷺ فرماتے تھے کہ آج عبداللہ بن جدعان کے گھر ایک بات طے ہوئی جو مجھے اتنی پسند آئی کہ اگر مجھے اس کے مقابلے سرخ اونٹ بھی پسند نہیں ہے اور فرمایا کہ آئندہ بھی اگر اسی طرح کے معاہدہ کیلئے مجھے بلایا جاتا تو میں قبول کرتا۔

(ii) حبشہ کی طرف ہجرت:

نبوت کے بعد آپ ﷺ نے جب کھلم کھلا اسلام کی تبلیغ شروع کی تو اہل عرب آپ ﷺ کے اصحاب کے خلاف ہو گئے اور ظلم کرنے لگے۔ ان کے مظالم سے تنگ آ کر آپ ﷺ نے ۱۰ اصحاب کو شاہ حبشہ کے نجاشی کی طرف روانہ کیا اور خط بھیجا کہ مسلمانوں کی عزت کی جائے اور ان کی ہر ممکن مدد کی جائے جو کہ حبشہ کے بادشاہ نے منظور قبول کیا اور مسلمانوں کو دو بار حبشہ کی طرف ہجرت کا فرمایا گیا۔ اور

حبشہ کے بادشاہ کا خط قبول کرنا آپ ﷺ کی سفارت کاری
کی اعلیٰ مثال ہے۔

iii) بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی:

اہل مدینہ نے حج کے موقع پر اسلام قبول
کیا اور حضرت محمد ﷺ نے دوبار 620 اور 622 میں مسلمانوں
کو مدینہ بھیجا۔ اور اس طرح اہل مدینہ نے آپ ﷺ کو شہر
آنے کی دعوت دی۔ آپ ﷺ نے ان کی نہ صرف دعوت قبول کی
بلکہ عبداللہ بن ام مکتوم کو ساتھ بھیجا جنہوں نے اسلام کو
مدینہ میں پھیلایا۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ آپ ﷺ کی
عمدہ سفارت کاری کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

ج) مدینہ میں آپ ﷺ کی سفارت کاری:

بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی کے بعد 622 میں آپ ﷺ
مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔

i) ہجرت مدینہ:

جیسا بیعت عقبہ اولیٰ و ثانی کے بعد آپ ﷺ
نے اصحاب کو مدینہ ہجرت کا حکم دیا۔ چونکہ مکہ میں مسلمان
کمزور تھے۔ تو اصحاب محمد ﷺ دو دو، تین تین کر کے چھپ
چھپ کے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے۔ اس طرح تمام صحابہ
نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ اور صرف حضرت محمد ﷺ، ابوبکرؓ
اور حضرت علیؓ مکہ میں رہ گئے اور وہ بھی بعد میں مدینہ
کی طرف ہجرت کر کے چلے گئے۔ پھر ہجرت مدینہ کا
مسلمانوں کو بہت زیادہ فائدہ ہوا جن میں چند ایک
درج ذیل ہیں۔

a- مسلمانوں کو محفوظ مرکز مل گیا۔
b- اسلام کی اشاعت میں تیزی آگئی۔
c- اسلامی ریاست کا قیام۔
d- امن و سلامتی کا قیام۔
e- اسلام کی طاقت میں اضافہ۔

ii). میثاقِ مدینہ :

ہجرتِ مدینہ کے وقت مدینہ میں چار طرح کی آبادی تھی جس میں درج ذیل تھے۔
اوس و خزرج جو بعد میں انصار مدینہ کہلائے۔
مہاجرین مکہ۔
منافقین، جن کا سردار عبداللہ بن ابی سلول تھا جس کو اہل مدینہ سردار بنانے ہی والے تھے کہ آپ ؐ نے ہجرت کی۔
یہود۔ جو خوش نہ تھے کہ بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسماعیل میں نبی کیوں مبعوث ہوا۔
اس کے علاوہ اور بھی آبادی تھی مثلاً قبیلوں کی شکل میں اور قبیلوں کی شاخوں کی شکل میں۔
آپ ؐ نے مدینہ ہجرت کے چند ماہ بعد ایک تفصیلی معاہدہ تیار کیا جو بعد میں میثاق مدینہ کے نام سے مشہور ہوا۔
میثاق مدینہ کے فوائد درج ذیل ثابت ہوئے۔

a- امن و سلامتی کا قیام۔ b- محفوظ مرکز کا قیام۔
c- اخوت و بھائی چارہ کا قیام
d- اسلام کی اشاعت میں تیزی۔
e- یہود کے ساتھ باہمی تعلقات کو فروغ دیا۔

f - اسلامی ریاست کا قیام۔

g - اور اس ریاست کے حاکم کے طور پر آپ ﷺ کو بلا شرکتِ غیرے تسلیم کر لیا گیا۔

میثاق مدینہ آپ ﷺ کی سفارت کا منہ بولتا ثبوت ہے جس میں آپ ﷺ نے مسلمانوں، اہل عرب اور یہود کے درمیان امن و سلامتی کو فروغ دیا اور باہمی تعلقات کو فروغ دیا۔

(iii) صلح حدیبیہ:

صلح حدیبیہ 6 ہجری کو ہوئی۔ چونکہ یہ صلح حدیبیہ کے مقام پر ہوئی چنانچہ اس کا نام صلح حدیبیہ پڑ گیا۔ اس موقع پر صلح بظاہر تو لگ رہا تھا کہ یہ مسلمانوں کے مکمل خلاف ہے لیکن بعد میں یہ فتح مبین ثابت ہوئی اور اس کے درج ذیل فوائد سامنے آئے۔

a - اسلام کو ایک ریاست کے طور پر تسلیم کر لیا گیا۔

b - مسلمانوں کے باہمی تعلقات میں اضافہ ہوا۔

c - اسلام بہت تیزی سے پھیلنے لگا۔

d - آپ ﷺ نے باہر ملکوں میں خطوط بھیجنا شروع کر دیئے۔

e - عمرو بن العاص اور حضرت خالد بن ولید نے اسلام قبول کیا۔

f - مدینہ اسلام کو حرم اور دارالخلافہ تسلیم کر لیا گیا۔

(iv) بادشاہوں کو خطوط:

حدیبیہ سے واپسی کے بعد آپ ﷺ نے باہر ملکوں کے بادشاہوں کو خطوط بھیجنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ بادشاہ تب ہی خطوط قبول کریں گے جب

ان پر آپ ﷺ کی خاص مہر ہوتی. لہذا آپ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر اللہ محمد رسول اللہ درج کیا جو اس طرح تھا.

اللہ محمد

رسول

محمد

آپ ﷺ نے بہت سارے خطوط اسلام قبول کرنے کی غرض سے مختلف ملکوں کے بادشاہوں کو بھیجے. جن میں سے اکثر نے اسلام کو قبول کیا اور یہ محمد ﷺ کی سفارت کی اعلیٰ مثال ثابت ہوئی۔

d۔ وفود کا سلسلہ/عام الوفود :

فتح مکہ کے بعد نو ہجری کو مدینہ میں بہت وفود آئے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اسی سال ستر سے زیادہ وفود نے بارگاہ نبوت میں حاضری دی اور اسلام قبول کیا۔ اور اسی وجہ سے اسی سال کو عام الوفود کا نام دیا گیا۔ ان وفود میں چند ایک کا نام درج ذیل ہے۔

a۔ وفود بنی اسد b۔ وفود نجران c۔ وفود ہمدان

d۔ وفود حمیر e۔ وفود بنی عامر f۔ وفود تمیم

g۔ وفود طی h۔ وفود طائف۔

e۔ دوسری سفارت کارانہ سرگرمیاں :

ان سفارت کاری طریقوں کے علاوہ آپ ﷺ نے درج ذیل سفارت کارانہ سرگرمیوں کو فروغ دیا۔

a- وفود کو وصول کرتے اور روانہ کرتے۔
b- وفود سے تحائف وصول کرتے اور انہیں تحائف دیتے۔
c- وفود کی جان کی ضمانت دیتے
d- وفود کو قتل کرنے کی مخالفت کی۔
e- وفود کیلئے مدینہ کے باہر دارالضیافت قائم کیا۔ جہاں وفود کی خاطر تواضع کی جاتی تھی۔

7. حاصل کلام:

اس سے ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سب سے بڑے اور عظیم سفارت کار تھے۔ آپ ﷺ نے ابتدائی اچھے انداز سے سفارت کاری کو شروع کیا۔ آپ ﷺ نے مکہ اور مدینہ میں ابتدائی خوش اخلاقی اور خوش اسلوبی سے سفارت کاری کی مثالیں قائم کیں۔ آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے لیے باہر ملکوں کے بادشاہوں کے پاس سفیر بھیجے جن میں کچھ نے اسلام قبول کیا اور کچھ نے نہیں کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے بین الاقوامی معاہدوں کی تکمیل کی اور سفارت کاروں کی قتل سے مخالفت کی۔